سوال

(561) زید کی وصیت پر عمل کرنے سے شریعت کا خلاف ہو گا یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کے ایک لڑکا اور تین لڑکیاں ہیں ۔ لڑکا دس گیارہ سال کی عمر میں باپ سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ۔ بعد ایک مدت کے زید یعنی باپ اس کا پتہ پا کر کسی دوسرے شہر میں اس سے جا ملا ۔ اور اس کو اپنے ساتھ مکان پر لانے کی کوشش کی ۔ لڑکے نے انکار کر دیا ۔ اور اپنے اہل وعیال سے وہیں رہ گیا ۔ اس واقعہ کے بعد باپ 8 یا 9 سال زندہ رہا ۔ اور اس عرصے میں باپ اور بیٹے میں کسی طرح کا تعلق نہ رہا ۔ اور یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ آیا وہ زندہ ہے یا مر گیا ۔ اور اس کے بال بچے زندہ ہیں یا نہیں ۔ زید نے مرتے وقت اس نافرمان لڑکے کو وراثت سے محروم کر کے اس کے حصہ کو آپس میں تقسیم کر لینے کے لیے اپنی تینوں لڑکیوں کو وصیت کی ۔ زید کا انتقال ہوئے تین چار سال ہو گئے ہیں ۔ ابھی تک لڑکا مذکورہ لاپتہ ہے ۔ اب سوال یہ ہے کہ :۔

1۔ اس لڑکے کے حصے کو جو بطور امانت سرکار کے پاس ہے کیا کیا جائے ۔

2۔ زید کا ایک حقیقی بھائی یعنی لڑکیوں کا چچا زندہ ہے ۔ آیا اس کو بھی اس میں سے کچھ ملتا ہے یا نہیں ؟

3۔ زید کی وصیت پر عمل کرنے سے شریعت کا خلاف ہو گا یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کچھ شک نہیں کہ زید کا لڑکا بے فرمان ہے ۔ سخت مجرم ہے ۔ جس نے باپ کا حکم نہ مانا ۔ مگر جب تک کلمہ اسلام پڑھتا ہے ۔ وراثت سے محروم نہیں کیا جائے گا ۔ اس لئے زید کی وصیت ناجائز ہے ۔ لڑکیاں اپنا حصہ لے لیں ۔ اور لڑکے کا حصہ داخل خزانہ سرکار رہے ۔ جب وہ ملے یا اس کی اولاد ملے تو وہ لے لے گی ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 522

محدث فتویٰ